تازیانۂ عبرت

عربوں کی شکست شامتِ اعمال ہے

(خطبۂ جمعۃ المبارک)

(خطبہ مسنونہ کے بعد) سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ھو السمیع البصیر۔

محترم بزرگو! اس وقت تمام دنیا کے مسلمان ایک عظیم آزمائش میں مبتلا ہیں۔ ایک بڑے اور نازک امتحان میں ہیں ــــ مسلمان کفار کے نرغہ میں ہیں۔ بالخصوص مقامات مقدسہ اور عرب علاقوں پر یہود کے قبضہ سے ایک عجیب حالت پیدا ہو گئی ہے۔ میں تو دو چار دنوں سے راستے پر چلتے شرم محسوس کرتا ہوں۔ اور سوچتا ہوں کہ کیا ہمیں خدا کی زمین پر چلنے اور اس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے؟ آج ہم خون کے آنسوؤں سے بھی روئیں تو اس غم کا تدارک نہیں ہو گا۔ مسلمانوں کے لئے سب سے بڑی چیز مذہب، اسلام خدا اور رسولؐ کی عزت و آبرو ہے۔ مسلمان تو تمام دنیا کو خدا کے قانون کے اجراء احیاء دین اور اسلام کا جھنڈا سربلند کرنے کے لئے فتح کرتا ہے۔ مگر جب ہماری غفلت کی وجہ سے اسلام کے مراکز نہ بچ سکیں۔ تو ہماری مصیبت اور خواری کا کیا عالم ہو گا۔ مگر بھائیو! یہ سب مسلمانوں کے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے ایک تازیانہ ــــ اگر ہم نے نصیحت پکڑی اور بیدار ہوئے تو یہ مصیبت آئندہ دارین کی کامیابی کا باعث بن سکتی ہے۔ اور اگر پھر بھی اپنی حالت نہ بدلی تو بھیانک نتائج ظاہر ہوں گے۔ دنیا دار الامتحان ہے۔ اور ہم سب کو خدا نے اسی امتحان کے لئے پیدا کیا۔ اور آزمائش ہماری تخلیق کا مقصد ہے ــــ خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا ــــ

——— خدا نے موت اور زندگی پیدا کی تاکہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے بہتر عمل والا ہے۔ ہم تمہیں راحت اور تکلیف دونوں شکلوں سے آزمائیں گے۔

جس طرح ایک طالب علم ایک ڈگری حاصل کرنے کے لئے امتحان دیتا ہے۔ تو عقلمند اور ہوشیار طالب علم کامیابی کے ذرائع اور وسائل متعین کرکے محنت اور کوشش کرتا ہے۔ اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکی محنت کو ٹھکانے لگا دیتا ہے۔ کہ خدا کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ مگر سست اور غافل طالب علم غفلت میں رہ کر ناکام ہو جاتا ہے۔ اور اسکی وجہ سے عمر ضائع ہو جاتی ہے۔ آج ہمارے اوپر جو آزمائش ہے، اس سے آپ سب واقف ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک پر یہود اور انکی پشت پر مغربی اقوام نے اس حد تک ظلم کہ اس کا بیان مشکل ہے ——— کئی ہزار مربع میل علاقہ یہود کے قبضہ میں آیا۔ یہ پچھلے مقبوضات کے علاوہ ہے۔ اردن اور شام کا کافی حصہ ان کے تسلط میں ہے۔ بالخصوص بیت المقدس کا سقوط تو عام مسلمانوں کی غیرت کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ مسلمان کی کسی زمین کے ایک انچ ٹکڑے پر جب کافر قبضہ کرلیں تو وہاں کے مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے کہ جہاد کریں اور اسے دشمن سے چھڑا لیں۔ اگر انہوں نے کمزوری اور بے ہمتی کی اور مقابلہ نہ کرسکے تو ساتھ والے ملک کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ساری دنیا کے مسلمانوں پر ایک انچ زمین اور ایک مسلمان عورت کا کافر کے قبضہ میں چلے جانے سے جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ اور کوتاہی کی صورت میں سب سے مواخذہ ہوگا۔ کل عالم کے مسلمان مجرم اور گنہگار ہوں گے۔ البتہ اگر کافروں سے لڑنے والے ملک میں قوت مدافعت ہو تو سب پر فرض نہ ہوگا۔ مسلمان کے لئے سارا وطن ایک ہے، وہ قیود و حدود کا پابند نہیں ہوتا۔ اسکا معاہدہ صرف اللہ سے ہے۔ اور روئے زمین کے ایک سرے کے مسلمانوں کی مدد کے لئے دوسرے سرے کے مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہئے۔ یہ فرنگی کی چالیں تھیں کہ انہوں نے مسلمانوں کو الگ الگ کردیا۔ یہ ایران اور پاکستان ہے۔ یہ افغانستان ہے۔ وہ مصر و شام اور سعودی عرب اور اردن ہے۔ مسلمان سب ایک ملک کے باشندے اور ایک ہی مرکز سے وابستہ ہیں۔ اسکی مثال جسد واحد اور ایک جسم کی طرح ہے۔ کہ آنکھ کو تکلیف ہو تو ہاتھ اور کان تمام جسم کو صدمہ ہوگا۔ جس طرح دل ہاتھ پاؤں کان، آنکھ سب ایک مرکز کے تحت ہیں۔ اور سب ایک بدن کے اعضاء ہیں، اسی طرح مسلمان ایک ہی لڑی لا الہ الا اللہ میں پروئے گئے ہیں۔ اور ایک خدا کے غلام اور ایک رسولؐ کی امت ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا، المومنون کجسد واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ یعنی مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں جب بعض عضو کو تکلیف ہو تو سارا جسم پریشان ہوتا ہے۔ ——— آج جب یہود جیسا

ذلیل دشمن دندناتا ہوا آرہا ہے۔ یورپ کی مدد سے وہ دنیا بھر کی آواز کو ٹھکراتا ہے۔ یہ انکی پرانی تاریخ ہے۔ آجتک حق کے مخالف اور انبیاء کے دشمن رہے ہے۔ روایت ہے کہ ایک ایک دن میں بیت المقدس کے منبر کے اوپر انہوں نے ایک سو بیس انبیاء اور صلحاء کو قتل کیا۔ قرآن کریم نے ان کی خاصیت بیان کی کہ فریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون ۔ یعنی بعض کو جھٹلاتے رہے ہے اور بعض کو قتل کیا ——— پھر اسلام کے ساتھ تو انکی تمام تاریخ دشمن عناد اور ریشہ دوانیوں سے لبریز ہے۔ حضورؐ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بار بار انہوں نے آپؐ کو شہید کرنے کی سازشیں کیں۔ دعوت دے کر گھروں میں بلایا اور اوپر سے چکی کا پاٹ گرانے کا منصوبہ بنایا۔ علاوہ ازیں تمام غزوات، بدر، خندق، تبوک وغیرہ میں خفیہ سازشیں اسلام کے خلاف کرتے رہے۔ خیبر اور جزیرۃ العرب سے ان کے اخراج تک طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے رہے۔ بعض کتابوں میں منقول ہے۔ کہ سلطان نورالدین زنگیؒ کے زمانہ میں یہودیوں ہی نے حضور اکرمؐ کے جسد اطہر کو نکالنے کے لئے مدینہ میں خفیہ سرنگ نکالی سلطان کو خواب میں حضورؐ نے مطلع کیا اور سازش کا پتہ چل گیا۔ آج بھی مسلمانوں کے خلاف جہاں بھی اور جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہودیوں کی شرارت اس میں شامل ہے۔ سلامتی کونسل کے نام سے جو کونسل قائم ہے۔ اس کے متعلق آج کے اخبار میں ہے۔ کہ اس کے دس شعبوں کے ستر آفیسر یہودی ہیں۔ پچھلی جنگ میں پاکستان کے خلاف امریکہ اور برطانیہ اور ان کے درپردہ یہودیوں کی ساری سازش تھی۔ انہوں نے ہندوستان کو ابھارا کہ درہ خیبر تک کے علاقے پر قبضہ کر لیا جائے۔ مگر خدا کی امداد شامل حال ہوئی۔ ہمارے بہادر فوجی مجاہدین نے ان کے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ یہ مجاہد وہ لوگ ہیں، جو کسی بات پر قسم کھائیں تو خدا تعالیٰ ان کی لاج رکھتا اور اسے پورا فرماتا ہے۔ رب اشعث اغبر لو اقسم علی اللّٰہ لابرہ۔

——— مشرق وسطی میں جو کچھ ہوا وہ ہمارے دینی اضمحلال اور خداوند تعالیٰ کے احکام سے لاپرواہی اور مذہب سے بے زاری کا نتیجہ ہی تو ہے۔ دشمنوں کی نظر بھی اسی چیز پر ہے۔ کہ مسلمانوں کے قلوب سے مذہب کی روح نکال دی جائے۔ دنیا کی محبت، خواہشات اور ہوس کے ذریعہ انہیں موت کی نیند سلا دیا جائے۔ ایک یہودی نے لکھا ہے کہ مسلمان عورت اور مال سے مجبور ہے۔ یہ مختلف ممالک میں دین کی تحریف و تجدد اور سود و شراب اور زنا کو حلال قرار دینے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں، ان کی پشت پر یہی یہود اور مغربی اقوام ہیں۔ غرض فسق و فجور سب کا سرچشمہ یہی یہود اور مغربی اقوام ہیں۔ حضورؐ کی پیشنگوئی ہے کہ جب ایسا وقت آجائے کہ تم دنیا و مال و دولت کے غلام بن جاؤ اور موت سے بھاگنے لگو۔ تو تمہاری مثال سمندر کے جھاگ کی طرح ہوگی کہ پانی کا بہاؤ اسے

بدھر چاہے لے جائے، اسوقت قومیں ایک دوسرے کو بلائیں گی کہ آؤ مسلمانوں کو ہر طرف سے ختم کر دیں۔ کہیں پاکستان پر حملہ اور کہیں عرب پر حملہ یہاں تک کہ ہمارے اس ضعف اور ذمہ داریوں سے غفلت کی وجہ سے قبلۂ اول بیت المقدس بھی ان کے قبضہ میں آگیا۔

بھائیو! اس روئے زمین پر تین مقدس مساجد ہیں۔ جو تمام روئے زمین سے بہتر ہیں ——

(۱) بیت اللہ الحرام جسکی طرف رخ کر کے پانچ وقتہ نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ خدا نے اسے اتنی فضیلت دی کہ اگر کوئی شخص نماز تمام آداب و مستحبات اور خشوع خضوع سے بھی پڑھے مگر رخ قبلہ سے قصداً موڑ لیا۔ تو امام شافعیؒ و مالکؒ کے نزدیک کافر ہوا۔ اور امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یخشیٰ علیہ الکفر اس پر کافر ہونے کا خطرہ ہے —— غرض تمام لوگوں کی عبادت قبول نہیں ہوگی جب تک رخ خانہ کعبہ کی طرف نہ ہوگا۔ ان اول بیت وضع للناس۔ عبادت کا اولین گھر جسے لوگوں کے لئے مکہ مکرمہ میں قائم کیا گیا —— دنیا کی آبادی سے قبل خداوند تعالیٰ نے بیت اللہ کا خطہ پیدا فرمایا اور جب تک یہ رہے گا حجاج حج کرتے رہیں گے۔ دنیا آباد رہے گی۔ اور جب اسے ڈھا دیا گیا جیسا کہ قیامت کے قریب ایسا ہونا ہے۔ (خداوند تعالیٰ وہ وقت ہماری زندگی میں نہ لائے) تو سارا عالم تباہ ہو جائے گا۔ اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ اس میں ایک نیکی اور ایک نماز ایک لاکھ کے برابر ہے۔

(۲) دوسری مسجد حضور اقدس علیہ السلام کی مسجد ہے۔ جس میں حضورؐ کا روضۂ اقدس بھی ہے۔ فضیلت کے لحاظ سے دوسرا درجہ اس کا ہے۔ قبر شریف اور منبر کے درمیان کا خطہ تو روضۃ من ریاض الجنۃ (الحدیث)۔ (جنت کے باغیچوں کا ایک باغیچہ ہے) جس نے اس میں دو رکعت پڑھیں خدا تعالیٰ اسے جنت پہنچا دے گا۔ یا حقیقی معنوں میں جنت کا ٹکڑا ہے۔ شاہ ولی اللہؒ جیسے ارباب بصیرت تو فرماتے ہیں کہ حقیقۃً جنت ہے۔ کیونکہ انہوں نے وہاں ایسے انوار و تجلیات کا مشاہدہ کیا ہے۔ جو صرف جنت میں ہوں گے۔

(۳) تیسرا مقدس خطہ بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ کا ہے۔ تاریخ کی کتابوں میں آتا ہے کہ آدم علیہ السلام نے پہلے بیت اللہ کی تعمیر کی پھر چالیس سال بعد مسجد اقصیٰ کی۔ پھر انقلابات آتے رہے۔ سیدنا ابراہیمؑ نے کعبہ کی از سر نو تعمیر کی اور جیسا کہ مشہور ہے، حضرت سلیمان نے بھی اسکی تعمیر کرائی۔ حضرت سلیمانؑ نے دعا کی۔ رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی۔ حکومت کی درخواست کی جو دلیل ہو اور معجزہ ہو کہ کسی غیر کی دسترس میں نہ ہو۔ خدا نے جنات کو بھی ان کا مسخر بنا دیا۔ جنات دنیا کی کانوں سے بہترین پتھر یہاں لاتے اور اسکی تعمیر میں لگاتے۔ پھر اس کے بعد سیدنا موسیٰ سیدنا

عیلی ہر دور میں یہ مقام مقدس انبیاء کا مرکز رہا۔ ہزاروں انبیاء نے اس میں خدا کی بندگی کی۔ ہمارے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سے شب معراج میں آسمانوں کو پرواز کی۔ یہاں تمام انبیاء کو امامت کرائی۔ مدینہ طیبہ ہجرت فرمانے کے بعد سولہ ماہ تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کا قبلہ رہا۔ مکہ مکرمہ میں بھی آپ بیت المقدس کی طرف رخ کرتے تھے۔ اسطرح بیت اللہ کی طرف بھی رخ ہو جاتا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا: لا تشد الرحال الا الی ثلاث مساجد المسجد الحرام و مسجد الاقصیٰ و مسجدی ھذا۔ (عبادت کی نیت سے صرف تین مساجد کے لئے سفر جائز ہے۔ مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور میری مسجد)۔

قدرت کا اٹل قانون ہے کہ جب ایک قوم سرکشی اور نافرمانی میں حد سے گزر جاتے تو خدا اسے ضرور سزا دیتا ہے۔ تقریباً دو ہزار سال قبل جب یہود کی شرارتیں حد سے بڑھ گئیں تو خدا نے بخت نصر کو ان پر مسلط کر دیا۔ وہ بابل سے آیا اور یہودیوں کا یہاں سے قلع قمع کیا۔ عورتیں باندیاں اور مردوں کو غلام بنایا۔ خداوند تعالیٰ غفور الرحیم ہے جب انہوں نے توبہ کی تو خدا نے انہیں پھر یہاں کے معابد میں عبادت کا موقع دیا۔ اور جب پھر انہوں نے شر و فساد برپا کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر انطوکس کو مسلط کر دیا جس نے ان کی جڑ نکالی، اور آج جب یہود نے برطانیہ اور امریکہ کی مدد اور سازش سے بیت المقدس پر قبضہ کیا۔ تو ہماری انتہائی غفلت اور بداعمالی کا نتیجہ ہے۔ ہمارے دارالعلوم کے ایک استاد نے جو پچھلے دنوں وہاں سے آئے ہیں، چشم دید حالات بیان کئے۔ کہ اتنے بڑے شہر میں مسجد اقصیٰ جیسی مقدس مسجد میں نمازیوں کی تعداد تیس، چالیس سے بھی کم ہوتی ہے۔ ایک صاحب نے خط میں لکھا ہے کہ اس جنگ میں یہود نے اپنے مذہب کے مطابق دو دن قبل روزے رکھ کر لڑائی لڑی اور ہمارے مسلمان ناچ گانوں میں مصروف تھے۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔

بیشک خداوند کریم نے مسلمانوں کی نصرت اور امداد کا وعدہ کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی ان کنتم مومنین کی شرط بھی لگائی ہے۔ کہ اگر تم سچے مومن ہو۔ عربوں کے پاس اسلحہ موجود تھا۔ مگر ایمان کی دولت کمزور ہوئی اور نتیجہ — ہر چہ بر ماست از ماست۔

دولت کی فراوانی اور عیاشی کا تو یہ عالم کہ ایک دوست نے بیان کیا کہ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا وہاں کے علاقے کا سفر کر رہا تھا۔ میں نے رومال سے ناک صاف کی رومال کو جیب میں رکھا۔ ڈرائیور نے تھوڑی دیر بعد دراز سے رومال نکالا اس میں تھوک کر باہر پھینک دیا۔ اس کے ساتھ بیسیوں ایسے

رومال تھے جو ایک دفعہ استعمال کے بعد باہر پھینک دیئے جاتے تھے ـــــ بہرحال وہ ہم سب کے بھائی ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد ہمارے محسن ہیں، کلمہ گو ہیں۔ ہمارے جگانے اور جذبہ غیرت بیدار کرانے کے لئے یہ تازیانہ قدرت کی طرف سے ہے۔ کہ اے مسلمانو اپنا مقام پہچان لو۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کر لو، قوم اور وطنیت کو معبود نہ بناؤ، اور نہ دشمنوں پر بھروسہ کیا کرو۔ عربوں کی شکست کا یہ صدمہ سب مسلمانوں کا ہے۔ مسلمان اپنے گھر بار گاؤں کی بربادی تو گوارا کر سکتا ہے۔ مگر خدا کے گھر کی بربادی گوارا نہیں کر سکتا کہ کافر اسکی بے حرمتی کریں۔ پھر بیت المقدس جو انبیاء کا معبد اور حضورؐ کا قبلہ رہا اور جس کے متعلق خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو (رسول کریم) کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔ الذی بارکنا حولہ کہ ہم نے اس کے چاروں طرف برکات ظاہری و معنوی پھیلائیں۔ ظاہری برکات یعنی سرسبزی شادابی، باغات اور باطنی برکات انبیاء کے مزارات معنوی برکات بے شمار چشمے وہاں بکھیر دیئے۔ سارے روئے زمین کے مبارک مقامات میں تیسرا درجہ اسے دیا، اس میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار اور بعض روایات میں ہے کہ پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ مسلمانوں نے اس نعمت خداوندی کی بے قدری کی اسکی حرمت و عظمت کو ملحوظ نہ رکھا۔ اور جو قوم نعمتوں کی بے قدری کرے خدا اُسے سزا دیتا ہے۔ مشرکین مکہ نے ہزار سال تک بیت اللہ کی بے قدری کی اس کے اندر بت رکھے، خدا نے انہیں ہمیشہ کے لئے اس سے محروم کر دیا اور اپنے فضل سے وہاں سے توحید کا غلغلہ بلند کیا۔ اب بھی مسلمان سنبھل جائیں تو خدا کی رحمت شامل ہو جائے گی۔ ورنہ آئندہ آنے والے خطرات کا حد و حساب نہیں ہوگا۔ یہود اس پر بس نہیں کریں گے۔ ان کے عزائم یہ ہیں کہ اردن اور بحیرہ احمر پر قبضہ کرنے کے بعد اس راستے سے مدینہ طیبہ اور خیبر کو بھی اپنے ارادوں میں شامل کر لیا جائے۔ یورپی غیر مسلم ان کی پشت پر ہیں۔ صلیبی جنگوں اور سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے عہد کے مسلمانوں کا انتقام لینا ان کے مقاصد زندگی میں سے ہے۔ آج ہمارا فرض ہے کہ اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق اس جہاد میں حصہ لیں۔ یہود کے ساتھ کسی چیز کی کمی نہیں۔ اسلحہ، روپیہ، اور غلّہ بے حساب ہے صرف امریکہ میں ایک دن میں اربوں روپے اور کروڑوں ڈالر چندہ کفار نے ان کے لئے جمع کیا۔ ہم یہ تو کر سکتے ہیں کہ عربوں کی مالی امداد کریں۔ امریکہ اور برطانیہ اور جو بھی مسلمان کی مخالفت کر رہا ہے، ان سے ہر قسم کے تجارتی اور اقتصادی تعلقات توڑ دیں، ان سے بائیکاٹ کر دیں۔ اور بڑی بات یہ کہ

اپنی زندگی کو غیروں کی تہذیب و تمدن اور یہودی نظریات اور تعلیم سے صاف کر دیں۔ اولاد کو انگریزی اور انگریزوں کے مشنری اداروں سے بچائیں۔ سوال یہ ہے کہ جب ہماری زندگی بدلتی نہیں، نہ نماز ہے، نہ روزہ، نہ فلم بینی اور فحاشی سے توبہ، بلکہ اسی طرح چل رہے ہیں، ہر شخص اپنی بدعملی میں سرگرم ہے تو پھر بربادی کا شکوہ کیوں کرتے ہیں۔ جب قربانی، ایثار اور جہاد سے مسلمان کترائے گا تو ہلاکت کے گڑھے میں خود بخود گر جائے گا ۔۔۔۔ یہ تمہارے بنگلے، موٹریں، ریشمی کپڑے، روپے اور بے حساب اشیاء تمہیں ہرگز نہیں بچائیں گے۔ تم نے یورپ سے صرف بدعملی اور بدتہذیبی سیکھی وہ تو ایک منٹ میں ایک جہاز بنائیں، بیشمار بم اور راکٹ بنائیں، یہود کے بچانے کے لئے اربوں روپے جمع کریں اور ہم اپنی خرمستیوں میں مبتلا رہیں، اجتماعی مقاصد کو بالکل بھول جائیں تو اس کا انجام ہلاکت کے سوا آخر کیا ہوگا ۔۔۔ یاد رکھیے! کفر کی یلغار ختم نہیں ہوتی۔ کامیابی کے لئے تمام مسلمانوں کو پوری طرح زندگی کی کایا پلٹنا ہے ۔۔۔ گذشتہ پاک بھارت جنگ میں پاکستانیوں نے سارے فواحش اور منکرات سے توبہ کی، خدا کی طرف رجوع کیا تو خدا نے مدد سے نوازا ۔۔۔ آج بھی اگر مسلمانوں کو اپنی حیات اور اپنی بقاء عزیز ہے۔ تو اس ہزیمت سے سبق لیں اور مومنانہ شان پیدا کریں، تو ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اسطرح مدد فرمائیں گے۔ جسطرح بدر و خندق میں خدا نے مدد کی۔

اب دعا کیجئے کہ یا اللہ مسلمانوں کی مدد فرما اور کفار کو شکست دے۔ ان کے منصوبوں میں خود انہیں گھیرے۔ یا اللہ امریکہ، برطانیہ اور یہود کے تمام معاونین پر اپنا غضب نازل فرما۔ یا اللہ تو نے مسلمانوں کی مدد کا وعدہ کیا ہے۔ اگرچہ ہم اپنی بدعملیوں کی وجہ سے صحیح مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں لیکن پھر بھی تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ ہمیں صحیح مسلمان بننے کی توفیق عطا فرما، اور یورپ کی سازشوں سے ہمیں بچا، اور بیت المقدس کو اپنی بندگی کے لئے واپس دلا اور شہداء کو درجات عالیہ عطا فرما۔ اور مسلمانوں کو صرف اسلام پر متحد فرما۔ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرما ۔۔ اور اسلام کے خلاف تمام یہودی سازشوں کو ناکام بنا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

★ اپنے تئیں بڑا جاننا برا ہے۔ حقیقت میں خدا کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ بڑائی اسی کو سزاوار ہے۔

★ فسق و فجور سے بچنا۔ تا وقتیکہ نظر کی حفاظت نہ کی جاوے دشوار ہے۔

★ تمسخر اکثر قطع دوستی، دلشکنی اور دشمنی کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔

★ اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھ لینا جہالت ہے بلکہ ہر شخص کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہیے۔

(امام غزالیؒ)